سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب: مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

حج:

دین اسلام کا پانچواں اور اہم رکن

نحمده ونصلى على رسوله الكريم اما بعد! فاعوذ باالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم فِيهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ (ال عمران:۹۷)

''اس میں روشن نشانیاں ہیں مقام ابراہیم ہے اور جو اس میں داخل ہوتا ہے امن پا جاتا ہے، اور لوگوں میں سے جو لوگ اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں ان پر اللہ تعالیٰ کیلئے اس گھر کا حج کرنا فرض ہے اور اگر کوئی انکار کرے تو اللہ تعالیٰ دنیا جہان کے تمام لوگوں سے بے نیاز ہے۔''

عن ابی ھریرۃؓ قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا يها الناس قد فرض عليكم الحج فحجو فقال رجل أكل عام يا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسكت حتىٰ قالها ثلثا فقال لوقلت نعم لوجبت ولما استطعتم ثم قال ذرونى ماتركتكم فانما هلك من كان قبلكم بكثرة سوالهم واختلافهم على انبياء هم فاذا امرتكم بشي فأتومنه مااستطعتم واذا نهيتكم عن شي فدعوه (رواه مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! تم پر حج فرض کردیا گیا ہے، لہٰذا حج کرو، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال حج کرنا فرض کیا گیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا، یہاں تک کہ اس شخص نے تین دفعہ اپنا سوال دہرایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ناگواری کیساتھ) فرمایا کہ اگر میں تمہارے سوال کے جواب میں کہہ دیتا کہ ''ہاں'' ہر سال حج کرنا فرض کیا گیا تو اسی طرح فرض ہوجاتا اور تم ادا نہ کرسکتے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی کہ کسی معاملہ میں بھی جب میں خود تم کو حکم نہ دوں تو تم مجھ سے حکم لینے (اور سوال کرکے اپنی

پابندیاں میں اضافہ کرنے) کی کوشش نہ کرو تم سے پہلی امتوں کے لوگ اسلئے تباہ ہوئے کہ وہ اپنے نبیوں سے سوال بہت کرتے تھے اور پھران کے احکام کی خلاف ورزی کرتے تھے، لہٰذا (میری ہدایت تم کو یہ ہے کہ) جب میں تم کو کسی چیز کا حکم دوں تو جہاں تک تم سے ہو سکے اس کی تعمیل کرو اور جب تم کو کسی چیز سے منع کروں تو اسکو چھوڑ دو۔

اقسام عبادات

محترم سامعین! اللہ تعالیٰ نے مومنین پر جو عبادات فرض کی ہیں ان میں بعض عبادات کا تعلق صرف انسانی جان کے ساتھ ہے یعنی ان عبادات میں جان کا استعمال ہوتا ہے، اور وہ عبادت بدن ادا کرتا ہے، جیسا کہ ''نماز'' کہ اس عبادت میں انسانی بدن استعمال ہوتا ہے، اسی طرح بعض عبادات کا تعلق مال سے ہے کہ ان عبادات کی ادائیگی مال سے ممکن ہوتی ہے اور اس عبادت میں مال خرچ ہوتا ہے، جیسا کہ 'زکوٰۃ'' اس عبادت کو مالی عبادت بھی کہا جاتا ہے اب ایک تیسری قسم کی عبادت بھی ہے، جو کہ بدن اور مال دونوں سے مرکب ہے، جس میں مال بھی خرچ کرنا پڑتا ہے اور بدنی شفقت بھی کرنا پڑتی ہے اور اس کا نام ہے 'حج'۔

دین اسلام کا پانچواں رکن حج

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے، دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی تکمیل کا اعلان بھی رب العالمین نے حج کے موقع پر فرمایا جس کو حجۃ الوداع کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اسی موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات مبارکہ نازل فرمائی کہ

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کے لئے) پسند کر لیا''

تو گویا حج کے موقع پر اس دین اسلام پر مہر لگائی کہ اب یہ دین مکمل ہو گیا۔

حقیقی لذت وسکون

میرے معزز ساتھیو! حج اللہ تعالیٰ کے ساتھ عشق ومحبت کے اظہار کا بہترین ذریعہ ہے اور حقیقتاً مومن کو حج کے دوران اس کا مشاہدہ ہوتا ہے اور عبادت کا صحیح مزہ اور لذت محسوس کرتا ہے، ہم آج یہاں پاکستان میں نماز ادا کرتے ہیں تو نیت میں صرف زبانی طور پر یہ الفاظ کہتے ہیں کہ ''منہ

خانہ کعبہ کی جانب'' لیکن جب یہی الفاظ ہم بیت اللہ شریف کے احاطہ مطاف میں ادا کرتے ہیں، تو حقیقی لذت اور سکون حاصل ہوتا ہے اسی طرح ہم یہاں بھی دعائیں مانگتے ہیں، لیکن یہی دعا جب خانہ خدا کے سامنے مانگی جاتی ہے تو اس کا مانگنا بڑی عاجزی وانکساری اور آہ وبکا کیساتھ ہوتا ہے۔

باطن کی صفائی

بہرحال جب بھی مومن حج کی تکمیل کرلیتا ہے تو وہ گناہوں سے مکمل صاف ہوجاتا ہے۔ بزرگان دین اس کی بڑی دلچسپ مثال پیش کرتے ہیں، کہ جس طرح واشنگ مشین میں کپڑے گھوم جائیں تو ان کپڑوں سے تمام میل کچیل ختم ہوجاتی ہے اور کپڑا مکمل پاک ہوجاتا ہے، اسی طرح یہ بیت اللہ بھی مومنین کیلئے واشنگ مشین ہے، جب اس کے گرد طواف کیا جاتا ہے تو اس طواف کے ساتھ اس کے تمام گناہوں کی میل کچیل واش ہوجاتی ہے، اور یہ مکمل پاک وصاف ہوجاتا ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ارشاد نبوی ہے کہ

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حج فلم يرفث ولم يفسق رجع كيوم ولدته امه (متفق عليه)

''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے حج کیا اور اس میں نہ تو کسی شہوانی اور فحش بات کا ارتکاب کیا اور نہ اللہ کی کوئی نافرمانی کی تو وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہوکر واپس ہوگا جیسا کہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔''

حج کے لئے مخصوص ایام

میرے محترم سامعین! حج کی عظیم عبادت کے لئے چند ایام مخصوص کئے گئے ہیں جو کہ صرف ان ایام میں ادا ہوسکتی ہے، اگر یہ مخصوص دن گزر جائیں تو پھر یہ عبادت ادا نہیں ہوتی، حج کے علاوہ دوسری عبادتیں مقررہ اوقات کے علاوہ دوسرے اوقات میں قضاء کے طور پر ادا کی جاسکتی ہیں مگر حج صرف مقررہ ایام واوقات میں ہی ادا ہوسکتا ہے، اسی لئے اس عظیم الشان عبادت کی ادائیگی بڑے احسن طریقے سے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ چونکہ حج ایک مبارک عبادت ہے، جس پر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بڑے بڑے وعدے بیان ہوئے ہیں اس لئے اس کی ادائیگی سے پہلے چند امور کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔

آداب حج

اپنے تمام رشتہ داروں سے جن سے بات چیت بند ہو یا آپس میں رنجش وغیرہ ہو ان سے مل کر معافی مانگ لینا اور دلوں کا صاف کرنا بہت اہم ترین کام ہے۔اسی طرح اگر آپ کے ذمہ کسی کا کوئی حق باقی ہو، قرض وغیرہ ہو یا آپ نے کسی پر ظلم کیا ہو تو اس مبارک سفر سے پہلے پہلے اس کی تلافی کرلیں تاکہ اس عظیم الشان عبادت کی پوری پوری برکتیں حاصل ہوسکیں۔

فضائل حج میں مذکور ہے کہ سفر حج شروع کرنے سے پہلے اپنا تمام سابقہ گناہوں سے توبہ کرے اگر کسی کا مال ظلم سے لے رکھا ہے اس کو واپس کرے اور کسی قسم کا کسی پر ظلم کیا ہو تو اس سے معاف کرائے اور جن لوگوں کیساتھ بے تکلف تعلق ہو تو ان سے کہا سنا معاف کرائے، اگر کچھ قرض کسی کا ہو تو اس کو ادا کرے، یا اسکی ادائیگی کا متبادل انتظام کرے، کیونکہ یہ شخص رب کائنات کے دربار میں مطیع وفرمان بردار بندہ بن کر حاضر ہو مجرم بن کر حاضر نہ ہو، دوسری اہم چیز نیت ہے کہ سفر حج سے پہلے اپنی نیت خالص اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کا ثواب ہو، ایسا نہ ہو کہ دل میں ارادہ ہو کہ حج کرنے کے بعد اپنے نام کے ساتھ حاجی صاحب کا لفظ بڑھ جائے گا اور لوگ مجھے حاجی کہیں گے۔

ایک بہت ہی اہم اور ضروری بات جو ہم سے کافی زیادہ لوگ پوچھتے ہیں کہ عورت اپنے محرم کے علاوہ دوسرے شخص کے ساتھ حج کے لئے جاسکتی ہے یا نہیں؟ تو یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ عورت پر حج فرض ہونے کے لئے محرم یا شوہر کی معیت ضروری ہے، اگر ان دونوں میں سے کسی ایک کے، عورت کے ساتھ حج پر جانے کے اسباب نہ ہوں تو عورت پر حج فرض نہیں ہوتا، اگرچہ عورت کے پاس اپنے حج کے لئے اخراجات کا انتظام ہو۔(بدائع: ۱۲۳/۲)

اس لئے عورت محرم یا شوہر کی معیت کے بغیر ہرگز ہرگز سفر حج نہ کرے، ورنہ گنہگار ہوگی، تاہم اس کا حج ہوجائیگا، جب شریعت نے حج فرض نہیں کیا تو خواہ مخواہ گنہگار ہونے کی کیا ضرورت ہے۔

غیر عورت کا محرم بننا

بعض عورتیں محرم کے بغیر حج یا عمرے کا سفر کرتی ہیں اور قانونی تقاضے پورے کرنے کے لئے کسی نامحرم کو اپنا محرم ظاہر کرتی ہیں، ایسا کرنا دوہرا گناہ ہے، ایک شوہر یا محرم کے بغیر سفر کرنا، دوسرے نامحرم کو محرم ظاہر کرنا اور جھوٹ بولنا، پھر اس میں کئی ساری قباحتیں ہیں، پورے سفر میں انہیں

محرموں کی طرح رہنا ہوگا، جگہ جگہ جھوٹ بولنا پڑے گا، آپس میں اختلاف اور بے پردگی ہوگی وغیرہ وغیرہ۔ بعض دیندار لوگ بھی ہمدردی کے جذبے سے نامحرم عورتوں کے محرم بن جاتے ہیں اور حج وعمرہ کے مبارک ومقدس سفر کو خراب کر بیٹھتے ہیں، لہٰذا کسی مرد کے لئے قطعاً جائز نہیں کہ وہ اپنے آپ کو کسی نامحرم عورت کا محرم ظاہر کرے اور اسکے ساتھ حج وعمرہ کرے۔

عاشقانہ عبادت

محترم حضرات! حج ایک عاشقانہ عبادت اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کی ہے جس کے تقریباً تمام اعمال ظاہراً عقل کے خلاف اور عشق ومحبت کے حقیقی مظہر ہیں، بدن پر صرف دو چادریں احرام کی صورت میں جو سلی ہوئی نہ ہوں، پراگندہ بال اور زبان پر رب لایزال کو حاضری کے ترانے

لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمدوالنعمة لك والملك لا شريك لك

''حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں ساری تعریفیں اور سب نعمتیں آپ ہی کے لئے ہیں اور ساری بادشاہی بھی آپ ہی کی اختیار میں ہے آپ کا کوئی شریک نہیں''

[یہ تلبیہ بلند آواز کے ساتھ پڑھنا چاہیے کیونکہ ترمذی شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

عن خلاد بن السائب عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله على سلم اتانى جبرئيل فامرنى ان امرا صحابى ان يرفعوا اصواتهم بالهلال او التلبية (رواه الترمذى)

''خلاد بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے حکم پہنچایا کہ میں اپنے ساتھیوں کو حکم دوں کہ تلبیہ بلند آواز سے پڑھیں'']

اور پھر عرفات کے میدان میں آہ وزاری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور معافی وبخشش ومغفرت کی صدائیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو بار بار یہ مناظر اور مواقع نصیب فرمائے۔

سفرِ آخرت کا راہی

بہرحال حج کا سفر کوئی عام سفر نہیں ہوتا بلکہ زندگی کا بہترین، مبارک ترین اور اہم ترین سفر ہے، گویا یہ سفر سفرِ آخرت کی ایک شکل ہے جس طرح سفرِ آخرت کا راہی بے سروسامانی اور صرف کفن کے بغیر سلے ہوئے کپڑے پہن کر اکیلا عازم سفر ہوتا ہے اسی طرح حاجی بھی احرام کی دو چادریں لپیٹ کر سفر کرتا ہے، اسی لئے اس سفر میں وہ ایسے کام سرانجام دے جو ذخیرہ آخرت کا ذریعہ ہوں اور مقصود بھی رضاء خداوندی اور نجاتِ آخرت وحصول جنت ہو، اس لئے حج کے اخراجات کیلئے مال کا حلال و پاک ہونا ازحد ضروری ہے، کیونکہ حرام مال کی یہ نحوست اور اثر ہے کہ اسکے استعمال کے بعد کوئی عبادت و دعا قبول نہیں ہوتی، جیسا کہ ارشاد ہے کہ اگر حج کے مصارف مال حرام سے ادا کئے تو ثواب کی بجائے الٹا گناہ کا مرتکب ہوگا اور یہ حج واپس اس کو لٹا دیا جائے گا، اور اس حاجی کو کہا جائے گا کہ لا لبیك ولا سعدیك وحجك مردود علیك

''تیرا لبیک لبیک کہنا اور تیرا تکلیف برداشت کرنا قبول نہیں اور تیرا حج تجھی پر لوٹا دیا جائیگا''

حج چونکہ اسلام کا انتہائی اہم اور بنیادی رکن ہے اسلئے جہاں اسکی ادائیگی کی اہمیت وفضیلت ثابت ہے تو وہیں اسکے ترک کرنے اور ادا نہ کرنے پر سخت سے سخت وعیدیں بھی احادیث وروایات میں وارد ہوئی ہیں۔

چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جس شخص کے پاس حج کے سفر کا ضروری سامان ہو اور اس کو سواری (یا سواری کا کرایہ) میسر ہو جو بیت اللہ تک اس کو پہنچا سکے اور پھر (بھی) وہ حج نہ کرے، تو پھر چاہے وہ یہودی ہوکر مرے یا نصرانی ہوکر مرے (اس کیلئے برابر ہے) اور یہ اسلئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: ''اور لوگوں میں سے جو لوگ اس (بیت اللہ) تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں ان پر اللہ کے لئے اِس گھر کا حج کرنا فرض ہے۔ (جامع ترمذی)

ایک اور حدیث میں آتا ہے حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جس شخص کے لئے کوئی ظاہری ضرورت حج سے مانع (رکاوٹ ڈالنے والی) نہ ہو، یا کسی ظالم بادشاہ کی طرف سے اسے کوئی روک ٹوک نہ ہو، یا اسے کوئی ایسا مرض لاحق نہ ہو کہ جو اسے حج سے روک سکے اور وہ حج کیے بغیر (اسی حال میں) مرجائے تو چاہے یہودی ہوکر مرے یا نصرانی ہوکر مرے۔ (سنن دارمی، سنن بیہقی)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مال حلال کے ذریعے حج کی سعادتیں بار بار نصیب فرمائے۔ امین